

کروبی اور کروبیان کے بارے میں تحقیق

ڈاکٹر محمد سلیم اختر

لفظِ کروبی ، یا اُس کے زیادہ معروف صیغہ جمع ، کروبیان ، کا قدیمترین ، متفق الیہ اور معلومہ سرچشمہ عہد نامہ عتیق بزبان عبرانی ہر جہاں یہ لفظ بصورت کروب ، اور اسکی عبرانی قواعد کی رو سے جمع کروبیہم ، دونوں ملتے ہیں (۱)۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ لفظ پہلے پہل سرزمین آشور ، میسوپوٹیمیا ، میں انسانی سر اور حیوانی دھڑ والے اُن پردار مجسموں کیلئے استعمال ہوتا تھا جو عبادتگاہوں اور محلات کے دروازوں کے باہر محافظین کے طور پر نصب کئے جاتے تھے ، وہاں سے یہ لفظ کنعانی ذرائع سے عبرانی زبان میں وارد ہوا (۲) ، لیکن حقیقت یہ ہے کہ بحث ابھی تک کسی فیصلہ کن نتیجے تک نہیں پہنچ سکی (۳)۔ بہر حال اتنا مسلم ہے کہ عبرانی زبان میں بھی چونکہ اس لفظ کی صحیح وجہ تسمیہ اور ریشہ پوری طرح روشن نہیں تھے ، یہ لفظ یورپین زبانوں میں جوں کا توں ، بلا ترجمہ ، منتقل ہونے لگا۔ نقل و انتقال کے اسی عمل میں اتفاقاً جمع کا صیغہ زیادہ مورد التفات قرار پایا ، چنانچہ ان زبانوں نے اپنے متوازی الفاظ کی اساس اسی کو قرار دیا ، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ لہجوں کے ادنیٰ اختلاف سے ایتالیائی اور اسپانیائی

زبانوں میں یہ لفظ بالترتیب *cherubino* اور *querubin* بن گیا جبکہ فرانسیسی ، پرتگیزی اور لاطینی میں *cherubin* کہلایا (۳)۔

انگریزی میں لفظ *cherubin* لاطینی زبان کے راستے وارد ہوا اور ایک عرصے تک اس کے ساتھ ایک اجنبی کا سا سلوک ہوتا رہا۔ کبھی اس سے مفرد کے معنی مراد لئے گئے ، کبھی اسے جمع کی جگہ کھڑا کر دیا گیا ، اور کبھی اسی کے سر پر اسم معرفہ کا تاج رکھ دیا گیا۔ پھر انجیل مقدس کے تراجم کے دوران رفتہ رفتہ اس کی جگہ *cherub* اور *cherubins* کی بجائے پہلے *cherubims* اور پھر *cherubim* استعمال ہونے لگے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے *cherub* کا صیغہ جمع *cherubs* بھی معرض وجود میں آگیا (۵)۔

مغربی زبانوں کے برعکس عبرانی کی عربی زبان سے نزدیکی کے باعث لفظ کروہ من و عن موخر الذکر زبان میں وارد ہوا (۶) ، لیکن تداول کا شرف اس کے مترادف ، کروہی کو شاید زیادہ حاصل ہوا۔ عربی متون میں اس لفظ کے استعمال کی قدیمترین مثال جسکا ہم سراغ لگا سکتے ہیں امام عبداللہ بن عمر بیضاوی (متوفی ۱۳۱۶ / ۱۱۶۷) کے یہاں ملتی ہے۔ سورہ مؤمن کی ساتویں آیت :

الذین يحملون العرش و من حوله يسبحون بحمد ربهم و يومنون به و يستغفرون للذين امنوا . . . (۷)

کی تفسیر میں آپ لکھتے ہیں کہ کروہی سے مراد سب سے اعلیٰ درجے پر فائز اور سب سے پہلے تخلیق ہونے والے فرشتے ہیں (۸) ، جنکی تعداد عرش خداوندی کے گرد ، بعض تفاسیر کے مطابق ، ستر ہزار نفوس ہے (۹)۔

فارسی متون میں لفظ کروہ بمعنی فرشتہ یا فرشتہ مقرب کہیں

دکھائی نہیں دیتا۔ اس کے برعکس کرویٰ اور اسکی فارسی جمع (کرویٰ باضافہ علامت جمع: ان) کرویٰ کے موارد استعمال کی کمی نہیں۔ مثالیں ملاحظہ ہوں:

حکیم سنائی غزنوی

بر نہ قدم ای شمعِ دین، برشہرِ روح الامین

کرویٰ بریمین، روحانیات دستِ چپ (۱۰)

ایضاً

ہمتِ کرویٰ شعبۂ دستِ تست

سرمۂ روحانیان، خاکِ کفرِ پایِ تُست (۱۱)

★

عطار نیشابوری

ہمہ کرویٰ پر برگشادہ

بپرِ خاکِ رہش برسرِ نہادہ (۱۲)

ایضاً

گفتی آن آب را کہ عرشِ بروست

اشکِ کرویٰ ہمی یابم (۱۳)

★

انوری ابیوردی

حقِ میکال، خواجۂ ملکوت

کہ ز کرویٰ مہینہ ترست (۱۴)

★

خاقانی شروانی

... گہ ناظرِ چراغی، گہ منتظرِ آفتاب، نہ زہش نورِ کرویٰ در

زو گریبانِ تُوست ، از چراغِ مستعار چه ہمدمی طلبی ؟ . . . (۱۵)

★

سعدی شیرازی

کسی بدیدہ انکار اگر نگاہ کند

نشانِ صورتِ یوسف دہد بناخوبی

اگر بچشم ارادت نگہ کنی در دیو

فرشتہ ایت نماید بچشمِ کُروبی (۱۶)

ایضاً

بتہدید اگر برکشد تیغِ حکم

بمانند کُرویّانِ صم بکم (۱۷)

نظیری نیشابوری

ای از صفای دل ہمہ نور و صفا شدہ

برترز آفرینشِ ارض و سما شدہ

گلبانگِ حمد بُردہ بکُرویّانِ عرش

از کبریایِ حق ہمہ تن کبریا شدہ (۱۸)

★

میرزا مہدیخان استرابادی

. . . وزمانہ از رویِ ترحیب و ترحیب ، برجیب و گریبان

کُرویّان ، از ذکر و بیانِ دعایِ دولتش ذیعِ شمیمِ شمامہ عنبر ، وضوع

لبیخہ مُشکِ اذفر کرد . . . (۱۹)

بسا اوقات لفظ کُروبی اپنے اصلی مفہوم ، یعنی مقرب کے معنوں

میں (۲۰) ، ملائکہ کی صفت کے طور پر بھی موردِ استفادہ قرار پاتا ہے ،

اسکی ہمیں صرف دو مثالیں دستیاب ہو سکی ہیں .

نظامی عروضی سمرقندی

حمد و شکر و سپاس مرآن پادشاہی را کہ عالم عود و معاد را
بتوسط ملائکہ کرّوبی در وجود آورد (۲۱) .

★

خاقانی شروانی

بہ ذات نامحسوس الہی و بہ ملائکہ کرّوبی . . . کہ حضرت
عظمی یگانگی را نصرہ اللہ تعالی . . . دولت خواہ تر از بندہ بر روی
زمین کس نیست (۲۲) .

★

اردو زبان میں بھی جو بقول آزاد فارسی کا دودھ پی کر پروان
چڑھی ہے (۲۳) بظاہر فارسی ہی کے زیر اثر یہ لفظ آیا ہے اور اسے
لاطینی الاصل (۲۳) قرار دینا درست نہیں . اردو میں اس لفظ کے
استعمال کی امثلہ ملاحظہ ہوں :

خواجہ میر درد

درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو

ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیان (۲۵)

★

میرزا محمد رفیع سنودا

آہ و نالہ سے مرے ساتوں فلک سے تابہ عرش

رہتے ہیں پنبہ بگوش اب روز و شب کرّوبیان (۲۶)

★

بدقسمتی سے فارسی کی طرح اردو امثلہ و نظائر سے بھی لفظ
کرّوبیان کے خدوخال خاطر خواہ طریقے سے اجاگر نہیں ہوتے اور نہ

ہی متداول فرہنگیں اس سلسلے میں قاری کی پوری طرح پیاس بجھاتی ہیں۔ مثال کے طور پر برہان قاطع میں کروبیان کی تشریح یوں کی گئی ہے :

فرشتگان مقرب را گویند و ایشانرا در عالم اجسام هیچ تعلق و تدبیر و تصرف نیست (۲۷) ،

کم و بیش ایسی ہی توضیحات دوسری کتب لغت میں ملتی ہیں (۲۸)۔ بعض مآخذ کی رو سے لفظ کروبیون (عربی جمع کروبی) کا اطلاق فرشتگان چہارگانہ - جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل - پر ہوتا ہے (۲۹)۔ بعض اسرائیلی روایات میں کروبیون کو مختلف صفات خداوندی کی مجسم صورت سے تعبیر کیا گیا ہے اور علم کو ان کی امتیازی خصوصیت گردانا گیا ہے زمانہ ماقبل مسیح میں یہ لفظ معانی و تعبیرات کے اعتبار سے جن مختلف مراحل سے گذرا ان میں ایک بات بہر حال مشترک ہے اور وہ ہے کروبیون کا ذات ایزد تعالیٰ سے نزدیکی ارتباط ۔ پہلے پہل ان کو ذات باری تعالیٰ کے ایسے ممتاز پیشکاروں کا درجہ دیا گیا جنکی وساطت سے اللہ تعالیٰ انسانوں سے رابطہ قائم کرنے اور کائنات میں مختلف امور کی انجام دہی کا کام لیتا لیکن بعد میں انہیں محض مقربین ایزدی مانا جانے لگا (۳۰)۔ پھر ایک ایسا دور بھی آیا جب لوگوں نے عام فرشتوں اور کروبیون میں امتیاز کرنا ترک کر دیا۔ جب فکر، اندیشہ اور اعتقاد کی یہ کیفیت بھی دوام پیدا نہ کر سکی تو کروبیون کو تو بارگاہ ربانی میں حضور دوام کی خصوصیت سونپ دی گئی (جسکی صدائے باز گشت برہان قاطع کی مذکورہ صدر تعریف میں سنائی دیتی ہے) ، اور فرشتوں سے مراد وہ مخلوق لی جانے لگی

جسکے ذمہ اللہ تعالیٰ کیلئے پیغام رسانی اور اس کے دیگر احکام کی بجا آوری تھا (۳۱)۔

cherub اور *cherubim* کے الفاظ انجیل مقدس میں بھی بکثرت استعمال ہوئے ہیں لیکن ان سے اس مخلوق کی کوئی مشخص اور دقیق تعریف یا تصویر قاری کے سامنے نہیں آتی (۳۲)۔ تاہم چوتھی صدی عیسوی کے راہب دیوجانس (۳۳) سے باشتباہ منسوب ایک ملکوتی نظام میں کروبیوں کو، جنکی نمایاں خصوصیت ان کی علمیت ہے *seraphim* کے بعد، جنکا طرہ امتیاز عشق خداوندی ہے، مقرب ترین ملائکہ قرار دیا گیا ہے (۳۴)۔ بہر حال قیاس یہ ہے کہ عربی، فارسی، اردو اور غالباً دوسری زبانوں کے اسلامی ادب پر اسرائیلیات کا اثر مسیحی روایات سے زیادہ مستحکم ثابت ہوا اور اسکا بدیہی نتیجہ یہ نکلا کہ کروبیوں کو ذات بحث کے مقرب ترین ملائکہ ہی سے تعبیر کیا جاتا رہا۔

یہاں شاید اس امر کا ذکر بے جا نہ ہو کہ انگریزی ادب میں کروبی یا کروبیوں کے الفاظ مجازی طور پر انتہائی معصوم بچوں، غیر معمولی طور پر خوبصورت خواتین اور حد درجہ کی ذہین اور نابغہ شخصیات کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں (۳۵) اور شیکسپیر نے تو ان کا اطلاق بعض اخلاقی اوصاف پر بھی کیا ہے (۳۶)۔ ہمارے یہاں کم از کم فارسی اور اردو ادب میں ایسے موارد کے لئے فرشتہ کا لفظ زیادہ مستعمل ہے اور فرشتہ تن، فرشتہ خصال، فرشتہ خو، فرشتہ رخ، فرشتہ سرشت، فرشتہ سیرت، فرشتہ طینت، فرشتہ لقا، فرشتہ منش، فرشتہ منظر، فرشتہ نما، فرشتہ نہاد، اور فرشتہ وش ایسی متعدد تراکیب اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں کروبی کا اس طرح کا

استعمال اول تو ہم نہیں ، اگر کہیں نظر آ بھی جائے تو اسکی حیثیت اصول سے زیادہ استثنا کی ہو گی .

حوالہ جات

- (1) *The Oxford English Dictionary* (A New English Dictionary on Historical Principles), Oxford, 1933, Vol. II, P. 325.
- (2) *The Encyclopaedia Americana*, New York, 1960, Vol. VI, p. 420.
- (3) *The Encyclopaedia of Religion and Ethics*, ed. James Hastings, New York, 1910, Vol. III.
- (4) *The Oxford English Dictionary*, op. cit., p. 325.

(۵) ایضاً

(۶) المنجد فی اللغة والاعلام ، بیروت ، ۱۹۶۹ ، الطبعة المشرقة ، ص ۳۹

(۷) عرشی الہی کے حامل فرشتے ، اور وہ جو عرش کے گردو پیش حاضر رہتے ہیں سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُسکی تسبیح کر رہے ہیں ۔ وہ اسیر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں ۔۔۔ ابو الاعلیٰ مودودی ، تفہیم القرآن ، لاہور ، طبع ششم ، جلد چہارم ، ص ۳۹۳ ۔

- (8) *Thomas Patrick Hughes, Dictionary of Islam* Delhi, 1976, repr., p. 50, ii. Cf. *The Encyclopaedia of Religion and Ethics*, op. cit., p. 512: ('Jewish traditional exegesis adds little concerning which there is general agreement, but preserves the opinions of several exegetical authorities or groups of authorities. There was a view, based probably on Job 38 (7), that the angels, including the cherubim, were created on the first day, and were indeed the first things created; but the view never became general, through fear of the inference that the cherubim assisted God at the work of creation.')

- (9) Thomas Patrick Hughes, op. cit, p. 50, i.

(۱۰) دیوان حکیم سنائی ، یکوشش دکتر مظاہر مصفا ، تہران ، ۱۳۳۶ شمسی ، ص ۳۰ ۔

(۱۱) ایضاً

(۱۲) اسرار نامہ باہتمام دکتر سید صادق گوہرین ، تہران ، ۱۳۳۸ شمسی ، ص ۲۳ ۔

(۱۳) دیوان غزلیات و قصاید عطار ، باہتمام و تصحیح دکتر تقی تفضلی ، تہران ، ۱۳۳۱ شمسی ،

ص ۲۷۷ ۔

- (۱۳) شرح لغات و مشکلات دیوان انوری ابیوردی ، تالیف دکتر سید جعفر شہیدی ، تہران ، ۱۳۵۴ ، ص ۱۴۰ .
- (۱۵) منشآت خاقانی از افضل الدین بدیل بن علی خاقانی ، بہ تصحیح و تحشیہ محمد روشن ، تہران ، ۱۳۳۹ شمسی ، ص ۱۱۴ .
- (۱۶) متن دیوان کامل شیخ اجل سعدی شیرازی ، بکوشش مظاہر مصفا ، تہران ، ۱۳۳۰ ہجری شمسی ، ص ۸۴ .
- (۱۷) ایضاً ، ص ۱۳۴ .
- (۱۸) دیوان نظیری نیشابوری ، باہتمام مظاہر مصفا ، تہران ، ۱۳۳۰ شمسی ، ص ۵۶ .
- (۱۹) درۂ نادرہ تالیف میرزا مہدیخان استرابادی ، باہتمام دکتر سید جعفر شہیدی ، تہران ، ۱۳۳۱ شمسی ، ص ۳۲۳ .
- (۲۰) Thomas Patrick Hughes, *op. cit.*, p. 50, i.
- (۲۱) چہار مقالہ تالیف احمد بن علی نظامی عروضی سمرقندی ، بکوشش دکتر محمد معین ، تہران ، ۱۳۳۳ ہجری شمسی ، چاپ سوم ، ص ۱ .
- (۲۲) منشآت خاقانی ، ص ۳۳۱ .
- (۲۳) شمس العلماء محمد حسین آزاد ، نیرنگ خیال مرتبہ غلام حسین ذوالفقار ، لاہور ، بدون تاریخ ؛ ص ۵۱ ، ۵۹ .
- (۲۴) ملاحظہ ہو : ڈاکٹر ریاض الحسن ، اردو میں ایک لاطینی لفظ ، ماہنامہ قومی زبان ، کراچی ، جلد : ۵۱ ، شمارہ : ۱۲۵ (دسمبر ۱۹۸۱ء) ، ص ۳۱ . موصوف کا خیال ہے کہ لفظ کرویہ لاطینی لفظ cherub سے مأخوذ ہے جسکا تلفظ " کیروب " ہے لیکن " اکثر انگریزی دان لوگ اس کا غلط تلفظ چیرب کرتے ہیں " . اوّل یہ کہ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے اسلامی ادبیات میں یہ لفظ براہ راست عبرانی زبان سے وارد ہوا ، اور دوسرے یہ کہ cherub کا زیادہ مستند اور متداول تلفظ وہی ہے جو " انگریزی دان لوگ " کرتے ہیں ، اور اسکی تائید انگریزی زبان کی درج ذیل دو فرهنگوں سے بھی ہوتی ہے :
- (i) *The Oxford English Dictionary, op. cit.*, 325.
- (ii) *Webster's Third New International Dictionary, Springfield, Massachusetts, 1961, 385.*
- موخر الذکر نے " کیروب " تلفظ بھی ضبط کیا ہے لیکن محض متبادل کے طور پر . عام فرهنگوں میں یہ متبادل تلفظ درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا .
- (۲۵) بنقل از ڈاکٹر ریاض الحسن ، ص ۳۱ .
- (۲۶) ایضاً . نیز ملاحظہ ہو : کلیات سودا ، الہ آباد ، ۱۹۴۱ ، حصہ دوم ، ص ۲۱ .
- (۲۷) تالیف محمد حسین بن خلف تبریزی متخلص بہ برہان ، باہتمام دکتر محمد معین ، تہران ، ہجری شمسی ، چاپ دوم ، جلد سوم ، ص ۱۶۲۹ .

(۲۸) ملا دیکهنی: فرهنگ آندراج تالیف محمد بادشاه متخلص به شاد. زیر نظر محمد دبیرسیاقی، تهران، جلد پنجم، ص ۳۳۹۹.

(۱۹) Thomas Patrick Hughes, *op. cit.*, p. 15, ii; Cf. *The Encyclopaedia Americana*, *op. cit.*, p. 420.

(30) *The Encyclopaedia of Religion and Ethics*, *op. cit.*, p. 510.

(۳۱) ایضاً

(32) *Encyclopaedia Britannica*, London, 1961, p. 419.

(33) Dionysius the Areopagite

(34) *Encyclopaedia of Religion and Ethics*, *op. cit.*, p. 513.

(35) *The Oxford English Dictionary*, *op. cit.*, p. 326.

Patience, thou young and rose-lipp'd cherubin *Othello*, Act iv, Sc. 2, 1.63.

